# حضرت خواجہ شمس لدین امیر کلال قدس سرہٗ العزیز

عارفِ باکمال، بحرِ جذب وکمال

## نام ونسب:

آپ کا اسمِ گرامی شمس الدین امیر ہے۔ ۶۷۶ ھ سوخار میں پیدا ہوئے آپ کا پیشہ زراعت تھا لیکن کوزہ گری میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ بخارا کی زبان میں کوزہ گری کو کلال کہا جاتا ہے اس لئے امیر کلال کے لقب سے مشہور ہوئے آپ سادات عظام میں حضرت امام علی رضا قدس سرہ کی اولاد امجاد میں سے صحیح النسب شریف ونجیب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ میرے شکم میں تھے تو اگر کبھی مشتبہ لقمہ کھا لیتی تو میرے پیٹ میں شدید درد ہوتا جب تک قے نہ کر لیتی تو آرام نہ آتا چند دن ایسا ہوا تو میں سمجھ گئی کہ اس درد کا سبب یہ بچہ ہے جو میرے شکم میں ہے چنانچہ میں خوراک میں احتیاط کرنے لگی۔

## ابتدائی حالات اور طریقت:

حضرت امیر ابتدائے جوانی میں کشتی لڑا کرتے تھے۔ ایک روز رامتین میں آپ کشتی لڑنے میں مشغول تھے کہ خواجہ محمد بابا قدس سرہ کا گزر اکھاڑے پر ہوا اور یہ نظارہ دیکھنے کیلئے ایک دیوار کے سائے میں کھڑے ہوگئے اور حضرت امیر کلال کے حالات میں محو ہوگئے۔ حضرت بابا کے خدام میں سے ایک نے پوچھا کہ اے مخدوم آپ ان لوگوں میں سے جو بدعت میں مشغول ہیں کس واسطے متوجہ ہیں؟ فرمایا اس میدان میں ایک مرد ہے جس کی صحبت سے کاملین زمانہ فیض یاب ہوگا۔

کیونکہ اس کی پرواز نہایت بلند ہے۔ ہم اسی مرد کے منتظر ہیں کہ کاش وہ ہمارے جال میں آ پھنسے۔ اسی اثنا میں اچانک حضرت امیر کی نظر خواجہ محمد بابا پر پڑی اور ان کے دل کا پرندہ خواجہ کی صحبت کے جال میں آ پھنسا۔

تیری پہلی نظر کا وار توبہ<br>
دل اب تک دعائیں دے رہا ہے

خواجہ موصوف نے اسے اپنی قوت جاذبہ اور تصرف کاملہ سے آپ کو اپنی طرف کھینچ لیا اسی طرح وہ بے اختیار خواجہ کے پیچھے پیچھے ان کے دولت خانہ پر پہنچے۔ اسی روز حضرت خواجہ نے آپ کو خلوت میں لے جا کر طریقہ عالیہ کی تلقین کی اور اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ اس کے بعد حضرت امیر کو کسی نے کشتی کے دنگل و بازار میں نہ دیکھا۔

اس واقعہ کے بعد آپ بطریق خواجگان ریاضت میں مشغول رہے یہاں تک کہ حضرت بابا کی تربیت کے سایہ میں درجہ تکمیل و ارشاد پر پہنچے۔

## فتح کی بشارت:

ایک روز بخارا کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا فرما کر اپنے دولت کدہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں مشہور فاتح امیر تیمور اپنی فوج کے ساتھ خیمہ زن تھا آپ کی خدمت میں نہایت نیاز مندی کے ساتھ عرض گزار ہوا کہا کہ اے مخدوم! میں آج آپ کی زبان فیض ترجمان سے کچھ سننا چاہتا ہوں تا کہ میرے دل کو تسکین ہو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کو جب تک حضرت عزیزاں قدس سرہ کی طرف سے اشارہ نہیں ہوگا اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا تم منتظر رہو نماز عشاء ادا کر کے مراقبہ میں حضرت عزیزاں قدس سرہ کی طرف مراقبہ میں متوجہ ہوئے اور کچھ دیر بعد اپنے درویش منصور کو طلب کیا اور فرمایا اسی وقت امیر تیمور کے پاس جاؤ اور اسے یہ پیغام دو کہ مشائخ بخارا کی ارواحِ مقدسہ نے مملکت بخارا تمہیں عطا کر دی اس لئے فوراً وہاں پہنچ جاؤ امیر تیمور نے تعمیل ارشاد کی اور خوارزم کو فتح کر لیا۔

## تقویٰ و پرہیزگاری:

ایک روز اتفاقاً قارامتین کے ایک باغ میں حضرت امیر نے اپنے کپڑے دھوئے جب ان کو خشک کرنا چاہا تو یاروں سے فرمایا:

**”کانٹوں کی باڑوں پر نہ پھیلاؤ ایسا نہ ہو کہ باڑ کو نقصان پہنچے، نہ درختوں کی شاخوں پر پھیلاؤ کہ مبادا شاخیں ٹیڑھی ہو جائیں اور زمین پر بھی نہ پھیلاؤ تا کہ مویشوں کی گھاس خراب ہو یہ سن کر یار عاجز رہ گئے اور پوچھنے لگے اے امیر آپ کس طرح خشک کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اپنے کپڑوں کو اپنی پیٹھ پر پھیلا لیا کرتا ہوں اور پیٹھ سورج کی طرف کر کے خشک کر لیا کرتا ہوں“**

پھر فرمایا کہ راہ خدا کسی پر نہیں کھلتا جب تک کہ وہ تقویٰ کو اپنا شعار نہ بنائے۔

## ارشادات عالیہ:

۱۔ حضرت امیر اپنے معارف میں ہمیشہ اپنے یاروں سے فرمایا کرتے تھے اگر عبادت میں تمہاری پیٹھ کبڑی ہو جائے اور ریاضت میں تمہارا جسم کمان کے چلے کی طرح باریک ہو جائے تو خدائے خالق کے جلال وعظمت کی قسم تم ہرگز مقصود تک نہ پہنچ پاؤ گے جب تک اپنے لقمہ اور خرقہ کو پاک نہ رکھو۔ اور حضورﷺ کی شریعت کی پیروی نہ کرو کیونکہ تم کاموں کی اصل اسی پر ہے۔

۲۔ آپ نے اپنے صاجزادوں اور یاروں کو وصیتیں فرمائی جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) جب تک تم زندہ رہو۔ طلب علم سے ایک قدم دور نہ ہو۔ کیونکہ یہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اول علم ایمان، دوم علم نماز، سوم علم روزہ، چہارم علم زکوۃ۔ پنجم علم حج۔ اگر استطاعت ہو۔ ششم والدین کی خدمت کا علم۔ ہفتم صلہ رحمی ورعایت ہمسایہ کا علم۔ ہشتم خرید و فروخت کا علم اگر ضرورت ہو۔ نہم حلال وحرام کا علم۔ کیونکہ بہت سے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ بے علمی کے سبب تباہی کے بھنور میں گر پڑتے ہیں اور گر پڑے۔

(۲) چاہیے کہ تم خداداں بنو اور خدا خواں بھی۔

(۳) چاہیے کہ تم توبہ کرتے رہو۔ کیونکہ توبہ تمام بندگیوں کا سر ہے۔

(۴) چاہیے کہ روزی کا غم دل سے نکال دو۔اور آخرت اور ادائے بندگی کے غم کو دل میں جگہ دو۔ کیونکہ تمام کاموں میں اصل یہ ہے۔

(۵) خبردار یارو تمہیں معلوم رہے کہ لوگ اس سبب سے مقصود حقیقی تک پہنچنے سے محروم رہتے ہیں کہ انہوں نے راہ وصول کو چھوڑ دیا ہے۔

(٦) اے یارو! اس سے بری کوئی چیز نہیں کہ لوگ تم سے مذہب کی بات کہیں اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ یہ دلیل عقلی ہے کیونکہ اگر دوسروں کیلئے غیبت ہے تو اس گروہ کیلئے کشف حق ہے۔ جو کچھ معرفت ہے دوسروں کا مقصود ہے ان کیلئے حق سے موجود ہے۔ کیونکہ دوست اہل استدلال ہیں اور ہمارے یار اہل وصال ہیں۔

(۷) علماء کی خدمت میں رہوان کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ یہ امت محمدیہ کے چراغ ہیں۔

(۸) سماع یعنی رقاصوں کی مجلس سے دور رکھو۔ ان کی صحبت دل کو مردہ بنا دیتی ہے۔

(۹) رخصتوں سے دور رہو اور عزیمت پر عمل کرو کیونکہ رخصتوں پر عمل کرنا ضعیفوں کا کام ہے۔

## خلفاء:

آپ کے ایک سو چودہ خلفاء ہیں جن میں چار آپ کے صاحبزادے ہیں جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) امیر برہان الدینؒ (۲) سید امیر حمزہؒ

(۳) سید امیر شاہؒ (۴) سید امیر عمرؒ

## وصال:

آپ کی رحلت مبارک بروز جمعہ بوقت صبح صادق ۸ جمادی الاول ۲۷۷ھ کو ہوئی۔ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ اور حضرت مولانا عارف نے آپ کے جسد اقدس کو لحد میں اتارا۔ مزار مبارک سوخار میں ہے۔